بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱ــــــ صورتِ مذکورہ میں اولاً تو آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی سواری مل جائے جس میں گانے فلموں سے خالی ہو البتہ اگر نہ مل سکے تو آپ کو مذکورہ بسوں اور ویگنوں میں سفر کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ آپ حتی الامکان ان چیزوں کو سننے اور دیکھنے سے پرہیز کریں۔

جہاں تک ان گانے اور فلموں کو بند کرنے کی کوشش کرنے کا تعلق ہے تو اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ کہ

(۱) اگر آپ کو غالب گمان ہے کہ اگر آپ نے امر بالمعروف کی بات کی تو بسوں اور ویگنوں والے اپنی بات کو قبول کریں گے تو اس صورت میں ان کو حکمت اور موعظہ حسنہ سے منع کرنا واجب ہے۔

(۲) اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ لعن طعن کا اندیشہ ہے تو امر بالمعروف اس صورت میں نہ کرنے کی گنجائش ہے۔

(۳) لیکن اگر آپ ان کو اذیت پر صبر کر سکتے ہیں تو پھر آپ کو اختیار ہے اور اس صورت میں امر بالمعروف کرنا افضل ہے۔

(۴) البتہ اگر فتنہ اور فساد پھیلنے کا اندیشہ ہو جو اصل منکر سے بڑھ کر ہو تو امر بالمعروف نہ کرنا متعین ہے اور اس برائی کی نفرت دل میں رکھنا بہرحال ضروری ہے۔

لما فی مسلم :(۱/۵۲)

من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان.

فی الھندیۃ :(۵/۳۵۳)

الامر بالمعروف واجب او فرض اذا غلب علی ظنہ انھم یترکون الفسق بالامر ولو غلب علی ظنہ انھم لایترکون لایکون آثما فی ترکہ ....

وفی الشامیۃ:(۶/۳۹۵)

واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام وان سمع بغتۃ یکون معذوراً ویجب ان یجتھد ان لایسمع ....

۲ــــــ اسراف بذاتِ خود تو ناجائز ہے، لیکن اسراف کرتے ہوئے اگر کوئی حلال چیز خریدی جائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔

۳ــــــ پندرہ شعبان نیز دس محرم کو رسم کے طور پر جو خاص خاص چیزیں پکائی جاتی ہیں یہ اگر حلال رقم سے خرید کر پکائی جائیں، تو ان کا کھانا حرام نہیں کہلائیگا، البتہ مخصوص دنوں کی پابندی کی وجہ سے اس میں بدعت کی برائی شامل ہو جاتی ہے لہذا ایسی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

۴ــــــ اگر کسی پیر کے لئے کوئی کھانا بطور نذر تقسیم ہو تو اس کا کھانا ناجائز اور حرام ہے اور اگر یہ کھانا غرباء اور فقراء کو کھلا کر اس کا ثواب بزرگوں کو پہنچانا مقصود ہو تو اس کی گنجائش ہے لیکن صرف کھانے کو خاص کر لینا یا مخصوص دنوں کی پابندی کرنا بدعت ہے، لہذا اس سے بچنا چاہئے۔

وکذا فی امداد المفتین (۲/۱۶۴)

وکذا فی معارف القرآن (۱/۴۲۴)

Scanned by CamScanner

——عیدی اور سلامی دینے کی گنجائش ہے بشرطیکہ وہ مفاسد سے پاک ہو مثلاً:
(۱) نام نمود اور تفاخر کے لئے نہ دیا جا رہا ہو
(۲) عوض لینے کی نیت نہ ہو
(۳) کسی قسم کی بدعت کی تائید نہ ہو

لما فی فتح الباری : ۵۶۲/۲

(دعهما) زاد فی روایة هشام یا ابابکر ان لکل قوم عیداً وهذا عید نا.

قال الحافظ تحته : وفی هذا الحدیث من الفوائد مشروعیة التوسعة علی العیال فی ایام الاعیاد بانواع ما یحصل لهم بسط النفس وترویح البدن من مکلف العبادة.

وفی القرآن سورة روم :۳/ ۴۵

"وما آتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند الله"

وقال صاحب معارف القرآن (رح) تحته :

...عام طور پر کنبہ رئیسہ کے لوگ جو کچھ دوسرے کو دیتے ہیں اس پر نظر رکھتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے وقت میں کچھ دے گا بلکہ رسمی طور پر کچھ زیادہ دے گا خصوصاً نکاح، شادی وغیرہ کی تقریبات میں جو کچھ دیا لیا جاتا ہے اس کی یہی حیثیت ہوتی ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۴۲۹/۵/۲۰ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۲۰ / ۵ / ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان منہ
۲۰ / ۵ / ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۰ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۰/۱۰۱۵
مورخہ ۲۰/۵/۲۹

Scanned by CamScanner